تعلیم الزکوٰۃ

طبع فی المطبع الشاہجہانی الواقع
فی بلدۃ بھوپال المحمیۃ
فی ۱۳۱۱ھ

بادارۃ الحافظ کرامت اللہ سلمہ اللہ وعافاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **امابعد** یہ رسالہ ہے
بیان مین زکوۃ کے یہ زکوۃ تیسرا رکن ہے اسلام کا اسکے ترک کرنے والی کا
وہی حکم ہے جو تارک صلوۃ وصوم کا عمدا حکم ہے بلا فرق ابن عباس کہتے ہین
حضرتؐ نے معاذ کو طرف یمن کے بہیجا تہا فرمایا تو پاس ایک قوم اہل کتاب
کے جاتا ہے اونکو طرف اس بات کی گواہی کے بلا کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ اگر وہ اس امر مین تیری اطاعت کرین تو پہر تو اونکو یہ بات جتلاوے
کہ اللہ نے اونپر رات دن مین پانچ نمازین فرض کی ہین اگر وہ اسکو مان لین
تو پہر اونکو یہ بتادی کہ اونپر صدقہ دینا یعنی زکوۃ واجب ہے یہ زکوۃ اونکی

تو لوگون سے لیکر اون کے فقیرون پر پھیر دی جائیگی الحدیث متفق علیہ
معلوم ہوا کہ جس شہر کی زکوۃ ہو اوسکو اوسی شہر مین خرچ کرے دوسری
جگہ نہ بھیجے مگر اوسی صورت مین کہ یہان کے خرچ سے فاضل پڑے حدیث
طویل ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ جو شخص سونے چاندی کی زکوۃ نہین دیتا ہے
اوسکو دن قیامت کے اوسی زر و سیم کی تختیون سے جہنم کی آگ مین گرم کر کے
پہلو پیشانی پشت کو داغ دینگے اور بار بار پچاس ہزار برس کے دن تک گرم
کر کر کے داغینگے یہان تک کہ سب بندون کا فیصلہ ہو اسی طرح جو اونٹ
اور گاؤ اور بکری کی زکوۃ نہ دیگا اوسکو وہ جانور اپنے سمون سے ایک ہموار
میدان مین کچلینگے پچاس ہزار برس تک رواہ مسلم بطولہ اور کسی کو اوسکا
مال بے زکوۃ گنجا سانپ بنکر دونون جبڑون سے ڈسیگا اور کہیگا مین تیرا
مال اور خزانہ ہون رواہ البخاری ابو بکر صدیق نے کہا تہا واللہ مین اوس سے
جنگ کرونگا جو نماز و زکوۃ مین فرق کریگا یہ زکوۃ مال کا حق ہے متفق علیہ یعنی
جس طرح کہ نماز بدن کا حق ہے **ف** امام کی طرف سے جب زکوۃ اوگہانیوالا
آئے تو زکوۃ دینے والا اوسکو راضی رکہے رواہ مسلم پوچہا وہ تو ہمپر ظلم کرتے
ہین فرمایا ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم یعنی تم اونکو خوش رکہو گو تمپر ظلم ہو
رواہ ابو داود اور خوف تعدی سے مال چہپانے کو منع فرمایا ہے اور جو عامل
حق سے مال اوگہاتا ہے وہ مثل غازی کے راہ خدا مین ہوتا ہے رواہ الترمذی

عائشہ نے رفعاً کہا ہے نہ ملی زکوۃ کسی مال مین کبھی مگر اوسکو برباد کردیتی
ہی رواہ البخاری فی تاریخہ جب تجہپر زکوۃ واجب ہوئی اور تو نے نہ دی
تو وہ حرام اوس مال حلال کو ہلاک کر ڈالتا ہے ائمہ ثلثہ کہتے ہین کہ عین
مال زکوۃ مین نکالے نہ قیمت مدد سے احمد نے کہا خلط زکوۃ کا مطلب یہ ہے
کہ آسودہ حال و تو انگر ہو کر زکوۃ لے کیونکہ یہ تو فقرا کے لیے ہوتی ہے
اب اسکا مال برباد جائیگا شوکانی رح کہتے ہین بہت سے اہل علم نے ایسے
اموال پر زکوۃ واجب کر دی ہے جسکو اللہ نے فرض نہین کیا بلکہ حضرت نے
برخلاف اوسکے تصریح کی ہے جیسے فرمایا کہ غلام و اسپ مین زکوۃ نہین ہے
صحابہ کے پاس اموال و جواہر و تجارات و خضراوات تھے لکن حضرت نے
اونکو حکم زکوۃ نکالنے کا نہین دیا نہ اونسے ان اموال کی زکوۃ طلب فرمائی اگر
انمین زکوۃ فرض ہوتی تو ضرور بیان فرماتے انتہے زکوۃ مالک مکلف پر واجب
ہے نہ ولی یتیم و مجنون پر ورنہ پہر سارے تکلیفات کا انپر وجب ہونا چاہیے جیسے نماز روزہ حج

بیان زکوۃ حیوان کا

یہ زکوۃ فقط اونٹ گاو بکری پر واجب ہے نہ کسی اور جانور پر جیسے گہوڑا خچر
گدہا پانچ اونٹ مین ایک بکری ہے پہر ہر پانچ مین ایک بکری پچیس اونٹ
تک پہر پچیس اونٹ مین ایک بنت مخاض[1] یا ایک ابن لبون[2] پہر ۳۶ مین ایک
بنت لبون[3] اور ۴۶ مین ایک حقہ[4] اور ۶۱ مین ایک جذعہ[5] اور ۷۶ مین دو بنت لبون

[1] یعنی مادہ اونٹ یک سالہ
[2] ابن لبون نر دو سالہ
[3] بنت لبون مادہ دو سالہ
[4] حقہ مادہ سہ سالہ قابل جفت
[5] جذعہ چہار سالہ

اور ۹۱ مین دو حقے ۱۲۰ تک پھر جب زیادہ ہون تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون
اور ہر ۵۰ مین ایک حقہ تفصیل کتاب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین رفعا
آئی ہے ابن حزم نے کہا ہے یہ کتاب نہایت صحیح ہے ابوبکر نے اس کتاب
پر ساتھ علما صحابہ کے عمل کیا تھا کسی نے مخالفت نہ کی وصححہ ابن حبان ف
۳۰ گاؤ مین ایک تبیع یا تبیعہ ۴۰ گاؤ مین ایک مسنہ پھر جب چالیس سے زیادہ ہون
تو کچھ نہین یہان تک کہ ساٹھ ہون تب ۶۰ مین ۷۰ تک ایک تبیع و مسنہ ہے اور
۸۰ مین دو مسنہ پھر اسی طرح تفصیل حدیث معاذ بن جبل مین آئی ہے رواہ احمد
واهل السنن وابن حبان والحاکم وصححاہ ابن عبد البر نے استذکار مین کہا ہے کہ علما
کا اسمین کچھ اختلاف نہین ہے بلکہ سب کا اس نص پر اجماع ہے ف ۴۰ گوسفند
مین ایک بکری ہے ۱۲۱ تک پھر اسمین دو بکریان ہین ۲۰۰ تک اور ۲۰۱ مین
تین بکریان ہین ۳۰۰ تک پھر ۴۰۰ مین چار بکریان ہین پھر ہر ایک سو مین ایک
بکری یہ تفصیل حدیث انس و ابن عمر مین ہے اخرجہ احمد والبخاری ورواہ احمد
والترمذی وحسنہ شوکانی رح کہتے ہین اسپر اجماع ہو چکا ہے ھ متفرق انعام
کو جمع اور مجتمع کو بخوف زکوۃ متفرق نکرے اور جو شے مقدار فرض سے کم ہو اوسپر
کچھ زکوۃ نہین ہے اور نہ اوقاص پر یعنی جو درمیان دو فریضے کے ہو اور دو
خلیط یعنی شریک باہم برابر تقسیم کر لین ھ زکوۃ مین لینا بوڑھے اور عیب دار
اور کانے اور بچے اور بیمار اور خردسال اور خانہ پرور اور نر اور بانجھ جانور کا

نجات ہے یہ شرح حدیث ابو بکر و کتاب عمر مین نزدیک ابو داود و طبرانی کے
بسند جید آئی ہے **ف** سونے چاندی پر جب ایک سال گذر جائے تو
چالیسوان حصہ دے نصاب سونے کی ۲۰ دینار[۱] اور چاندی کی ۲۰۰ درہم[۲]
ہین اسکو احمد و اہل سنن نے علی مرتضی سے رفعاً روایت کیا ہے اور
بخاری نے اسکو صحیح کہا ہے اس سے کم مقدار مین زکوۃ واجب نہین ہے
زیور کی زکوۃ مین مختلف حدیثین آئی ہین اختلاف سے نکلنا احوط ہے جواہر
گران قیمت اور اموال تجارت پر زکوۃ نہین اور نہ کرایہ کے جانورون اور
گہرون پر **ف** گیہون اور جو اور جوار اور کہجور خشک اور زبیب پر دسوان
حصہ واجب ہے زمین ممکن پر کچہہ نہین ہے ہان زمین چاہی پر نصف عشر اور
بارانی پر ایک عشر ہے نصاب اسکے پانچ وسق ہین وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا
ہے ایک گہر والون کو اتنا مقدار ایک سال کو کفایت کرتا ہے اقل اہل بیت
میان بی بی خادم بچہ ہے اور غالب قوت انسان کا ایک رطل یا ایک مد
طعام ہوتا ہے اس حساب سے پانچ وسق سال تمام کو کافی ہو سکتے ہین اور کچہہ
بچ رہتا ہے جو سالن وغیرہ کے کام مین آسکتا ہے اس مقدار سے کم مین
زکوۃ نہین ہے اور نہ ترکاریون مین ہان شہد مین عشر واجب ہے اور پیشگی
دینا زکوۃ کا جائز ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس سے ایک سال
کی زکوۃ پیشگی لیلی تہی **ف** امام پر واجب ہے کہ ہر جگہہ کے تونگرون سے

[۱] یعنی [illegible]
[۲] یعنی [illegible]
[۳] یعنی [illegible] ۱۲
[۴] یعنی [illegible] اور مقدار زکوۃ [illegible] ۱۲

زکوٰۃ لیکر اوسی جگہ کے فقرا کو دیتے تھے حدیث ابی شیبہ میں نزدیک ترمذی
کے بعض حسن رضا آیا ہے صاحب مال نے جب بادشاہ کو زکوٰۃ دیدی تو وہ
بری الذمہ ہوگیا اگرچہ بادشاہ ستمگر ہو یہ حکم حدیث ابن مسعود میں نزدیک
شیخین کے رضا آیا ہے جمہور اسی طرف گئے ہیں اور کہا ہے کہ زکوٰۃ ادا
ہوجاتی ہے گو بادشاہ عادل ہو یا جائر خواہ غیر مصرف میں صرف کرے

بیان مصارف زکوٰۃ کا

مصارف زکوٰۃ کے آٹھ ہیں اللہ نے خود بیان ان مصارف کا فرمادیا
کسی نبی وغیر نبی پر اوسکو ملتوی نہیں رکھا فرمایا انما الصدقات للفقراء و
المساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین فی
سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم یہ آٹھ نوع ہوے
ایک فقیر جس کے پاس نہ مال ہو نہ پیشہ یہ قول شافعی کا ہے یا نصاب سے
کم یا بقدر نصاب کے مگر غیر نامی اور وہ بھی کسی حاجت میں مستغرق ہو
یہ قول ابوحنیفہ کا ہے دوسرا مسکین جسکے پاس مال یا حرفہ ہے لیکن کافی نہیں
ہوتا قالہ الشافعی یا وہ جس کے پاس کچھ نہیں ہے اور روٹی کپڑے کے
لیے محتاج سوال ہے وبہ قال ابوحنیفہ رح تیسرا عامل اوسکو بقدر اوس کے
عمل کے دینا چاہیے خواہ فقیر ہو یا غنی اہل علم اسی پر ہیں چوتھا مؤلفۃ القلوب
یہ دو طرح پر ہیں ایک وہ کہ مسلمان ہوگیا ہے مگر نیت اوسکی ضعیف ہے یا

صاحب شرف ہے اوس کے دینے مین طمع اورون کے مسلمان ہونے
کی ہے اصح مذہب شافعی پر انکو دینا چاہیے ابو حنیفہ نے کہا انکا سہم ساقط
ہے بسبب غلبۂ اسلام کی مین کہتا ہون اگر علت سقوط کی یہی ہے تو اب
دینا چاہیے بسبب غربت اسلام کے پانچوین گردن چھڑانے مین جیسے مکاتبین
کو نزدیک شافعیہ وحنفیہ کے دینا چاہیے چھٹا غارم یعنی وہ شخص جو قرضدار ہے
اور مالک ایسے نصاب کا نہین ہے جو قرض سے فاضل ہو یا اوسکا مال لوگونپر
آتا ہے لکن اوس سے لے نہین سکتا قاله ابو حنیفة شافعی نے کہا قرضدار
دو طرح پر ہین ایک وہ شخص جسنے اپنی جان کے لیے قرض لیا غیر معصیت مین
اظہر یہ ہے کہ اسمین حاجت شرط ہے یا باہم صلح کرانے کے لیے قرض لیا ہے
تو اوسکو بھی باوجود غنا کے دینگے ساتوین راہ خدا مین مراد اس سے نزدیک
ابو حنیفہ رح کے غازی لوگ ہین جنکو مال فیء نہین ملتا ہے اور شافعی کے
نزدیک انکو باوجود غنا کے دینا چاہیے مین کہتا ہون اگرچہ غالبا مراد راہ
خدا سے جہاد ہوا کرتا ہے لکن لفظ عام ہے تو جس چیز پر عرفا وشرعا ولغۃً
لفظ فی سبیل اللہ صادق آئیگا وہ جگہہ بھی مصرف زکوۃ کی ہو سکتی ہے خصوصا
اوس حالت مین کہ جب یہ سب انواع میسر نہ آسکین جس طرح کہ حال اس
زمانے کا ہے واللہ اعلم جیسے عمارت مساجد وربط وخانقاہات وصراط وحفر
بیر ونشر مصاحف وکتب تفسیر وحدیث ونحوہا آٹھوان ابن السبیل یہ وہ شخص ہے

جو مسافر ہو اور اب تک مال سے منقطع ہو گیا ہے نزدیک شافعی کے ہے یا کسی
حاجت کے سبب سے سفر کو جانا چاہتا ہے نزدیک شافعی کے ہے وقت
ان انواع ہشتگانہ مین اسلام شرط ہے نزدیک اہل علم کے اور نزدیک
شافعی کے استیعاب انکا واجب ہے یعنی آٹھون قسمون کو دے اگر عامل
موجود نہو تو نکرے کہ بعض انواع کو دے اور بعض کو نہ دے اور برابری درمیان
آٹھون قسم کے واجب ہے نہ درمیان آحاد انواع کے اور نزدیک امام ابو
حنیفہ کے اگر سارا مال زکوۃ کا ایک ہی نوع مین صرف کر دے یا ایک ہی
شخص مین تب بھی جائز ہے مین کہتا ہون مذہب شافعی کا اس جگہہ مشکل ہے
اس لیے کہ میسر آنا انواع ہشتگانہ کا اس زمانے مین دشوار ہے ولہذا
غزالی نے کہا ہے کہ اس موقع پر مذہب حنفی پر عمل کرنا ہو سکتا ہے امام مالک
نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک تقسیم صدقات مین یہ بات ہے کہ والی امر اس
باب مین اجتہاد کرے جس نوع مین حاجت و عدد کو زیادہ پائے مطابق اپنی
رای کے بقدر حاجت اوسکو دے پھر بعد ایک سال یا دو سال یا زیادہ کے
دوسری نوع کی طرف نقل کرے غرضکہ حاجت و عدد پر نظر رکھکر بانٹے پھر
کہا ہے وعلی ہذا ادرکت من ارضی من اہل العلم انتہی شوکانی رح نے کہا ہے کہ ائمہ
تفسیر و حدیث و فقہ و کلام نے اصناف ثمانیہ پر طول کلام کیا ہے کہ کس نوع
مین کیا معتبر ہے لیکن حق بات یہ ہے کہ معتبر صدق وصف کا ہے شرعا یا لغتہ

جس کسی شخص پر یہ بات صادق آئی کہ وہ فقیر ہے تو وہی اوسکا مصرف ہے
یہی حال باقی اوصاف کا ہے اور جب کسی وصف کی حقیقت شرعیہ
ہاتہہ نہ آئی تو رجوع طرف مدلول لغت کے کرے اور اوسی کو تفسیر جانے اور
جو شروط و اعتبارات اہل علم نے کیے ہین اگر وہ مدلول لغت یا شرع مین
داخل ہون یا کوئی دلیل اوسپر دلالت کرتی ہو تو وہ معتبر ٹہیرینگے ورنہ ایسی
شروط و اعتبار کا کچہہ اعتبار نہین ہے انتہے **ف** زکوۃ لینا بنی ہاشم اور
اون کے لونڈی غلامون پر حرام ہے بدلیل حدیث ابو ہریرہ مرفوعا انا لا تحل
لنا الصدقة یہ حدیث صحیحین مین ہے اور حدیث ابو رافع مین فرمایا ہے ان
الصدقة لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسهم اخرجه احمد وصححه الترمذی
وابن حبان وابن خزیمة ابن قدامہ نے کہا ہے ہمکو اس مسئلے مین خلاف
کسی اہل علم کا معلوم نہین ہے اور ابن رسلان نے اسپر اجماع نقل کیا ہے
مراد بنی ہاشم سے اولاد علی و عقیل و جعفر و عباس ہے انکے موالی بہی انہین کے
حکم مین ہین **ف** تونگر و قوی و مکتسب کو زکوۃ کا لینا حرام ہے تقدیر غنا مین
کئی روایتین آئی ہین ایک یہ کہ صبح و شام کا کہانا موجود ہو دوسری یہ کہ
ایک اوقیہ یا پچاس درہم رکہتا ہو سو انمین کچہہ تخالف نہین ہے اس لیے
کہ لوگ متفرق الحال ہوتے ہین اور ہر کوئی ایک طرح کا کسب رکہتا ہے جسکو
چہوڑ نہین سکتا مثلا حرفے والا معذور ہے جب تک کہ آلات حرفہ نپائے کسبکا

اور جب تک کہ رات شام کا رزق نہ ہو ایسا ہی جب تک کہ
میسر نہ ہو سوالی کا رزق صبح وشام وہی ہے جو حقیقت سے خالی ہے بس صبح
کی گذران اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی تو ضابطہ اس جگہ
ایک اوقیہ یا پچاس درہم ہین اور جو شخص ایسا ہے کہ بازار سے سامان لا کر
لاتا ہے یا پیشہ ور فروش ہے یا مانند اون کے تو ضابطہ اس جگہ طعام صبح
وشام ہے **ف** موطا مین روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا غنی کو صدقہ
حلال نہین ہے مگر پانچ شخصون کو ایک غازی راہ خدا مین دوسرا عامل
تیسرا قرضدار چوتہا وہ جسنے اپنے مال سے اوسکو خرید کیا ہے پانچوان ہمسایہ
مسکین جسکو صدقہ دیا گیا اور اوس نے کسی کو ہدیے مین بہیجا مسوّی مین کہا
ہے کہ صورت تبدل ایدی مین کچہہ خلاف نہین ہے اسی طرح عامل و
ابن السبیل مین اور غارم وغازی گو غنی ہون اون کو صدقہ حلال ہے
نزدیک شافعی کے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک جبکہ دونون فقیر ہون ظاہر
قرآن ہمراہ شافعی کے ہے اس لیے کہ اللہ نے انکو قسیم فقیر و مسکین کیا ہے
واللہ اعلم **ف** صدقہ فطر کا طرف سے غلام اور آزاد مرد اور عورت اور اولاد
خورد کان مسلمین کی طرف سے ایک صاع قوت معتاد کا ہے یا نصف صاع
اور وجوب اوسکا سید عبد اور منفق صغیر ونحوہ پر ہے نماز عید سے پہلے نکالے
اور جو شخص ایک رات دن کی قوت سے زیادہ نہ پاوے اوس پر فطرہ واجب نہین

مصرف اس صدقہ کا وہی مصرف زکوٰۃ ہی تمام ہوا یہ رسالہ ایک پاس فرمین ختم جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۲ ہجری روز دوشنبہ کو والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

ہمنے بیان ابنیہ خمسہ اسلام کا رسالہ ضوء الشمس مین اور بیان ارکان اربعہ اسلام کا رسالہ بذل المنفعہ مین کیا ہے تفصیل ان احکام کی اون رسالہ سے معلوم کرنا چاہیے اس کے بعد رسالہ حج کو اسکا ضمیمہ کیا جاویگا انشاء تعالی پہر رسالہ ایمان کا یہ سب رسائل ششگانہ دو دو چار ورق مین حسب فرمائش مولوی عبد المجید ملوی سلمہ اللہ تعالی لکھے گئے ہین

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا
واجرنا من خزی الدنیا و عذاب
الاخرۃ وصلی اللہ علی سیدنا
محمد و آلہ وصحبہ و
بارک و
سلم